Digitized By Khilafat Library Rabwah

Sh. Ch. Fazal Ahmad ... Block No. 16 SARGODHA Teh. Shahpur

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم دوشنبہ

جلد ۳۳ | ۱۶؍ ماہ وفا ۱۳۲۴ھش | ۵؍ شعبان سنہ ۱۳۶۴ھ | ۱۶؍ جولائی سنہ ۱۹۴۵ء | نمبر ۱۶۵

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۱۵؍ ماہ وفا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۷ بجے شام بذریعہ فون یہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے فالحمد للہ

اہل بیت و خدام بخیر و عافیت ہیں۔

قادیان ۱۵؍ وفا۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ڈلہوزی سے تشریف لے آئے ہیں۔

آج مرکزی جماعت نے غیر احمدی اصحاب میں یوم التبلیغ منایا۔ اور صبح سے شام تک محلہ وار وفود کی صورت میں مضافات کے دور دور کے دیہات میں تبلیغ احمدیت کی۔ جملہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں تعطیل رہی۔ اور کارخانہ جات و دوکانیں بند رہیں۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے گیانی واحد حسین صاحب۔ مہاشہ محمد عمر صاحب۔ مولوی احمد علی صاحب

[illegible]

روزنامہ الفضل قادیان ۵؍ شعبان ۱۳۶۴ھ

افسوس ہندوستان کی ترقی کا ایک قیمتی موقع ضائع ہو گیا

(از ایڈیٹر)

۱۶؍ جولائی کو ہز ایکسی لنسی وائسرائے ہند نے لیڈرز کانفرنس کے نتیجہ کے متعلق شملہ میں جو اعلان کیا۔ اور جس میں کانفرنس کے ناکام خاتمہ پر سرکاری مہر ثبت کر دی ہے اس نے ہر سمجھدار انسان کو یہ کہنے پر مجبور کر دیا ہے۔ کہ یہ ہندوستان کی نہایت ہی بدقسمتی کی علامت ہے کہ اس کی ترقی کا ایک قیمتی موقعہ ضائع ہو گیا۔ ظاہر ہے کہ اس قسم کے مواقع روز روز میسر نہیں آیا کرتے۔ اور جب کسی ایسے موقعہ سے فائدہ نہ اٹھایا جائے بلکہ اپنی نادانی سے اسے ضائع کر دیا جائے جس میں خدا تعالیٰ کی مصلحت اور اس کا منشاء کارفرما ہو۔ تو اس کا خمیازہ بہت بری طرح بھگتنا پڑتا ہے۔ وہی چیز جو نہایت آسانی کے ساتھ اور بغیر کسی قسم کا نقصان اٹھائے حاصل ہو سکتی ہے۔ اس کے حصول کا موقعہ ضائع کر دینے کے بعد کئی قسم کی تکالیف اور مصائب اٹھائے۔ اور کئی رنگ کا نقصان برداشت کرنے کے بعد میسر آ سکتی ہے۔

اس پیشکش کو جو ہندوستان کی آزادی کے متعلق گورنمنٹ برطانیہ کی طرف سے ہز ایکسی لنسی وائسرائے ہند لارڈ ویول نے پیش کی۔ اسے حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مختلف الہامات و کشوف اور رویا کے نتیجہ میں ظہور پذیر ہونے والی قرار دیا تھا۔ اور پیش آمدہ حالات اور واقعات سے ثابت فرمایا تھا۔ کہ فی الواقعہ یہ خدائی پیشکش ہے۔ کیونکہ آپ کی زبان پر انگلستان اور ہندوستان کی مصالحت کی تجویز اس وقت جاری کی گئی۔ جبکہ کسی کے وہم و گمان میں بھی یہ بات نہیں تھی۔ کہ ہندوستان اور انگلستان کے درمیان سمجھوتہ کی کوئی صورت پیدا ہونے والی ہے۔ بلکہ ہندوستانی اور انگریز دونوں مایوس نظر آتے تھے۔ اور اس بارہ میں کوئی نیا قدم اٹھانے کے لئے کوئی جہت بھی تیار نہ تھی جتنی کہ اس زمانہ کے قریب قریب عرصہ میں بلکہ اس کے بعد بھی پارلیمنٹ میں ہندوستان کے متعلق جو سوالات پوچھے گئے۔ ان کے جوابات نہایت مایوس کن تھے۔ ادھر ہندوستان کے لوگ بھی مستقبل قریب میں کسی نیک تغیر کے متعلق اپنے دلوں میں کوئی امید نہیں رکھتے تھے۔

ان حالات میں جو آواز اٹھائی گئی۔ وہ فی الواقعہ خدا تعالیٰ کے خاص منشاء کے ماتحت تھی۔ اور اس کے لئے خدا تعالیٰ نے جو غیر معمولی سامان پیدا کئے۔ وہ یقیناً اہل ہند کے لئے کئی قسم کے انعامات کے حامل اور آئندہ کی ترقیات کے لئے بطور بنیاد تھے۔ اسی لئے حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے وائسرائے کی پیشکش کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تھا۔ کہ[1]

"یہ وہ پیشکش ہے جو اس وقت ہندوستان کے سامنے ہے۔ اور چونکہ یہ غیر معمولی آسمانی سامانوں کے ساتھ پیش ہوئی ہے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں۔ کہ یہ خدائی پیشکش ہے۔ اور ہندوستان کی نہایت ہی بدقسمتی ہوگی۔ کہ اگر اس نے اس پیشکش کو رد کر دیا!"

لیکن افسوس صد افسوس کہ نہ تو یہ خوف و خطر سے پر انتباہ کارگر ہوا۔ اور نہ اہل ہند کی وہ دردناک حالت کانفرنس میں شریک ہونے والے لیڈروں کو اپیل کر سکی جس کا نقشہ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے لیڈروں کو بیدار اور ہوشیار کرنے کے لئے اس طرح کھینچ کر ان کے سامنے رکھا تھا کہ

"ہندوستان وہ ملک ہے جس کا بیشتر حصہ بلکہ ننانوے فیصدی حصہ یقیناً غلام ہو چکا ہے۔ اس قسم کی حالت کو اگر لمبا کیا جائے۔ تو اس سے زیادہ اپنی قوم کے ساتھ اور کوئی دشمنی نہیں ہو سکتی۔ . . . جب تک ہندوستانیوں کے ذہن سے یہ نہیں نکل جائیگا۔ (اور ہندوستانیوں سے مراد عوام الناس ہیں نہ کہ اعلیٰ طبقہ کے لوگ) کہ وہ انگریزوں کے غلام ہیں۔ اس وقت تک ہندوستان سے کسی بہتری یا کسی بڑے کام کی امید رکھنا بالکل فضول اور عبث ہے. . . . چند بڑے بڑے لوگوں کی وجہ سے یہ سمجھ لینا۔ کہ ہندوستان میں آزادی کی روح پیدا ہو گئی ہے۔ ویسی ہی جہالت کی بات ہے۔ جیسے بلی کبوتر پر حملہ کرتی ہے تو وہ اپنی آنکھیں بند کر لیتا ہے۔ اور خیال کرتا ہے۔ کہ میں امن میں آ گیا ہوں۔ جب تک ہندوستان کے عوام الناس کو ہم آزادی کی روح سے آشنا نہیں کر لیتے۔ جب تک ہندوستان کے مزدوروں کو ہم آزادی کی روح سے آشنا نہیں کر لیتے۔ جب تک ہندوستان کے زمینداروں کو ہم آزادی کی روح سے آشنا نہیں کر لیتے۔ اور جب تک ہم ان میں بیداری اور حرکت پیدا نہیں کر لیتے اس وقت تک نہ ہندوستان آزاد ہو سکتا ہے اور نہ ہندوستان حقیقی معنوں میں کوئی کام کر سکتا ہے۔ اور یہ آزادی پیدا نہیں ہو سکتی جب تک موجودہ دور بدل نہ جائے۔ جب تک ہندوستانیوں کے ذہن سے یہ نکل نہ جائے۔ کہ ہم غلام ہیں۔ جس دن ہندوستانیوں کے ذہن سے غلامی کا احساس نکل جائے گا۔ اس دن ان میں تعلیم بھی آ جائے گی۔ ان میں جرأت اور دلیری بھی پیدا ہو جائے گی۔ اور ان میں قربانی اور ایثار کی روح بھی رونما ہو جائے گی۔ جب انسان یہ سمجھتا ہے۔ کہ میں کسی کا غلام ہوں تو وہ کہتا ہے مجھے کیا زمین الٹی ہو یا سیدھی۔ آسمان گرے یا قائم رہے۔ فائدہ تو مالک کو ہے میں کیوں تکلیف اٹھاؤں میں سمجھتا ہوں وہ لیڈر لیڈر نہیں ہونگے۔ بلکہ اپنی قوم کے دشمن ہوں گے۔ جو ان حالات کے بدلنے کے امکان پیدا ہونے پر بھی چھوٹی چھوٹی باتوں کی وجہ سے ضد کر کے بیٹھ جائیں۔

[1] حضور کی یہ تقریر شملہ کانفرنس شروع ہونے سے قبل خاص طور پر لیڈروں کی خدمت میں پہنچا دی گئی تھی۔

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

پرنٹر و پبلشر معانی عبد الرحمن صاحب قادیانی نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

اور ان معمولی معمولی باتوں میں اس اہم ترین موقعہ کو ضائع کر دیں۔

اسی سلسلہ میں حضور نے فرمایا:۔

"دیکھو سچی محبت میں انسان اپنی چیز بچانے کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ یہاں چالیس کروڑ انسان غلامی میں مبتلا ہیں۔ چالیس کروڑ انسان کی ذہنیت نہایت خطرناک حالت میں بدل چکی ہے۔ نسلاً بعد نسلٍ وہ ذلت اور رسوائی کے گڑھے میں گرتے چلے جاتے ہیں۔ وہ انگریز جس نے ہندوستان پر قبضہ کیا ہوا ہے۔ وہ ہندوستان کو آزادی دینے کا اعلان کر رہا ہے لیکن سیاسی لیڈر آپس میں لڑ رہے ہیں۔ کہ تمہارے کتنے ممبر ہونے چاہئیں اور ہمارے کتنے۔ اگر ہندوستان کی سچی محبت اُن کے دلوں میں ہوتی۔ تو میں سمجھتا ہوں۔ اُن میں سے ہر شخص کہتا کہ کسی طرح ہندوستان آزاد ہو جائے کسی طرح چالیس کروڑ انسان غلامی کے گڑھے سے نکل آئے۔ چلو تمہی سب کچھ لے لو مگر ہندوستان کی آزادی کی راہ میں روڑے مت اٹکاؤ۔ لیکن بجائے اس کے کہ انہیں ہندوستان کی آزادی کا فکر ہو۔ انہیں چالیس کروڑ انسانوں کی غلامی کی زنجیریں کاٹنے کا احساس ہو۔ وہ معمولی معمولی باتوں پر آپس میں لڑ رہے ہیں۔"

افسوس صد افسوس کہ قبل از وقت کہی ہوئی ان باتوں سے اُن لوگوں نے کوئی فائدہ نہ اٹھایا۔ جن سے ان کا تعلق تھا۔ اور جن خطرات کا ان میں اظہار کیا گیا تھا۔ انہیں رونما ہونے سے روک نہ سکے۔ اس صورت میں جو نتیجہ نکل سکتا تھا۔ اس کا ذکر بھی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی کر دیا تھا۔ کہ

"ایسا نہ ہو کہ وہ اپنی غفلت اور کوتاہی سے اس اہم موقع کو ضائع کر دیں۔ اور وہ مزید بیس یا پچاس یا سو سال تک ہندوستان کو غلامی کے گڑھے میں دھکیلنے والے بن جائیں۔ بیشک ایسی حالت میں ان کی لیڈریاں قائم رہیں گی۔ مگر ملک غلام کا غلام بنا رہیگا"۔

مگر آہ! یہ سب کچھ جانتے بوجھتے ہوئے وہ موقع جو خدا تعالیٰ نے ہندوستان کی غلامی کو دور کرنے کے لئے خاص طور پر مہیا کیا تھا۔ اور جس کی اہمیت حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہر رنگ میں کھول کھول کر ہندوستان کے لیڈروں پر واضح کر دی تھی۔ اُسے ضائع کر دیا گیا۔

اب سوائے اس کے کیا ہو سکتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ سے دعا کی جائے۔ کہ وہ اس کوتاہی کے بد نتائج سے اہل ہند کو محفوظ رکھے۔ اور محض اپنے فضل سے جلد سے جلد پھر کوئی اور ایسا ہی موقعہ مہیا فرمائے۔ وہاں اُن لوگوں کو جن کے ہاتھ میں ہندوستان کی سیاسیات کی باگ ڈور ہے۔ اتنی عقل اور سمجھ بھی عطا کرے۔ کہ وہ اسے ہندوستانیوں کے لئے زیادہ سے زیادہ مفید اور نتیجہ خیز بنا سکیں۔

اُم طاہر لائبریری نیروبی

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ مکرم جناب سید محمود اللہ شاہ صاحب اپنی ہمشیرہ مکرمہ و مسیدہ اُم طاہر احمد صاحبہ مرحومہ و مغفورہ حرم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی یاد میں صدقہ جاریہ کے طور پر نیروبی میں اُم طاہر لائبریری قائم کر کے اس میں اپنی تمام کتابوں کا ذخیرہ داخل کر چکے ہیں۔ ان کتب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام تصانیف جلیلہ کے علاوہ سلسلہ کی دوسری کتب۔ صحیح بخاری مترجم۔ تجرید بخاری مترجم۔ مشکوٰۃ مترجم وغیرہ وغیرہ نیز بہت سی انگریزی کتب بھی شامل ہیں۔ وہاں کی احمدی خواتین اور احباب نے کچھ چندہ ۱۰ اس لئے جمع کیا تھا۔ کہ جب لڑائی ختم ہو۔ اور عمارتی سامان آسانی سے مل سکے۔ تو اُم طاہر ریڈنگ روم اور ہال تعمیر کرلیا جائے۔ امید ہے۔ کہ مناسب موقعہ آنے پر یہ کار خیر سر انجام دیا جاسکے گا۔

ایک زود نویس کی فوری ضرورت

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات۔ ملفوظات اور تقاریر وغیرہ قلمبند کرنے کیلئے ایک ایسے مخلص نوجوان کی ضرورت ہے جو زود نویس ہوں مستعد اور محنتی ہوں سلسلہ کی خدمت کا شوق رکھتے ہوں۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خطبات و ملفوظات وغیرہ پوری ذمہ داری کے ساتھ قلمبند کر سکتے ہوں سلسلہ کے وہ نوجوان جو مولوی فاضل ہیں۔ انہیں اس خدمت کیلئے اپنے آپ کو خاص طور پر پیش کرنا چاہئے۔ ایام ٹریننگ میں ۴۵ روپیہ وظیفہ اور کام کے تسلی بخش ثابت ہو جانے پر ۵۵-۳-۸۵ کا گریڈ دیا جائیگا۔ تمام درخواستیں پتہ ذیل پر آنی چاہئیں۔

محمد یعقوب مولوی فاضل انچارج شعبہ زود نویسی قادیان

اگر اب دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا وقت نہیں تو کب آئیگا؟

بیعت کے وقت ہر احمدی یہ اقرار کرتا ہے۔ کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم کریگا۔ ہم حیران ہیں۔ کہ وہ اس عہد کو کیا سمجھ کر کرتا ہے۔ کیا وہ سمجھتا ہے۔ کہ یہ تمام عہد لغو ہیں اور جس طرح اور لغو باتیں وہ کرتا ہے۔ ایک یہ بھی سہی؟ اگر ایسا ہے تو اس بیعت پر افسوس ہے کہ بالکل ہی ظاہر داری ہوتا۔ لیکن اگر وہ یہ سمجھ کر کرتا ہے۔ کہ اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ جب دین کو ضرورت ہوگی۔ اس وقت وہ دنیاوی کاروبار چھوڑ کر دین کی خدمت کو حاضر ہو جائیگا۔ تو بتائیں کہ وہ وقت کب آئیگا۔ کیا وہ یہی وقت نہیں جبکہ چاروں طرف سے خدا تعالیٰ کو بھلا دینے کا شور مچ رہا ہے۔ ہر شخص کی فطرت اس بات کا ارادہ کر چکی ہے۔ کہ اسلامی تعلیم کو مٹا دینا ہے۔ غیر احمدیت اور غیر اسلامی کافرانہ شعار دنیا اختیار کرتی چلی جا رہی ہے۔ آخر کب تم دین کو قائم کرنے کو اٹھو گے کیا جب شرک۔ کفر ہر دل میں راسخ ہو چکا ہوگا۔ آؤ تبلیغ کرو۔ تبلیغ کرو۔ اپنے آپ کو صحابہ کرام کے مثیل بناؤ کیا عمل میں کیا گفتار میں کیا عبادات میں کیا تمدن میں اور کیا تعلقات باہمی میں۔

تم قرآن کی تعلیم کو لوگوں کو بتاؤ کہ یہ سرچشمہ ہدایت ہے۔ سراپا نور ہے۔ مبارک ہیں وہ جو نہیں کھانا کھاتے جب تک تبلیغ نہ کرلیں۔ مبارک ہیں وہ جو نہیں سوتے جب تک تبلیغ نہ کرلیں مبارک ہیں وہ جو نہیں کاروبار کرتے جب تک تبلیغ حق نہ کریں۔ ہاں یہی لوگ ہیں جنہوں نے دین کو دنیا پر مقدم رکھا کہ دین کو بھولے نہیں۔ دیکھو چند روزہ دنیا کے عیش طرب پر فریفتہ ہو جانا عقلمندی نہیں اٹھو اور اپنی ذمہ داری کو سمجھو تم نے قرآنی تعلیم ۴۰ کروڑ ہندوستانیوں میں قائم کرنی ہے۔ اور کئی اور ہندوستان سے باہر اگر تم اس بڑی ذمہ داری کے وقت بھی سوتے رہو تو تمہارا خدا حافظ ہے۔ (نظارت دعوت و تبلیغ)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کل تعداد نومبایعین

سال زیر رپورٹ میں کل تعداد نومبایعین کی جو کہ مبایعین کے رجسٹر سے معلوم ہوئی ہے وہ ۳۰۰۰ ہے لیکن یہ تعداد درست نہیں ہے۔ کیونکہ بعض اوقات کچھ ایسے لوگ بیعت کر جاتے ہیں۔ جن کا علم ہمیں نہیں ہوتا۔ (رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۷ء)

مندرجہ بالا اقتباس سے ظاہر ہے کہ سال ۱۹۳۷ء میں کم از کم تین ہزار افراد نے بیعت کی تھی۔ سال رواں میں تا اختتام جون نومبایعین کی کل تعداد ۱۲ ۱۴ ہے۔ سال ۱۹۴۵ء میں جماعت اپنی تعداد اور تنظیم کے لحاظ سے بفضل تعالیٰ ۱۹۳۷ء سے بہت آگے ہے۔ اور اس لحاظ سے نومبایعین کی تعداد بھی مقابلتاً بہت زیادہ ہونی چاہئے۔ سال کے اختتام میں ابھی چھ ماہ باقی ہیں ہمیں پوری توجہ سے جماعت میں اضافہ کے لئے جدوجہد کرنی چاہئے تا جہاں کئی جماعتی امور میں سال ۴۵ء نرالی شان رکھتا ہے۔ بیعت کے لحاظ سے بھی اس سال نیا ریکارڈ قائم ہو۔

انچارج بیعت دفتر پرائیویٹ سیکرٹری

اعلان نکاح

۱۳ جولائی ۱۹۴۵ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عصر حضرت مفتی محمد صادق صاحب محترم نے مسجد مبارک میں عزیزہ رشیدہ ذریہ بنت مکرم قاضی رشید احمد صاحب ارشد کا نکاح ایک ہزار حق مہر پر میاں عبدالمجید صاحب خلف جناب شیخ غلام نبی صاحب مرحوم آف ڈیرہ دون کے ساتھ پڑھا۔ دعا فرمائی جائے۔ کہ اللہ تعالیٰ فریقین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔

شکریہ احباب جماعت

اللہ تعالیٰ نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور احباب کی دعاؤں کو شرف قبولیت بخشا۔ اور اپنے فضل سے میرا بخار دور کر دیا ہے۔ جو چار ہفتہ کے بعد اترا ہے۔ تا حال کمزوری بہت ہے۔ میں تمام اُن احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جو میری بحالیٔ صحت کیلئے دعا کرتے رہے۔۔۔ اور درخواست ہے کہ وہ ابھی اپنی دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جلد از جلد مکمل صحت عطا فرمائے۔ خاکسار محمد بخش میر امیر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

55

برلن اور ٹوکیو کی بربادی

"میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں"

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

خدا تعالےٰ کے رسول بشیر بھی ہوتے ہیں اور نذیر بھی۔ دنیا میں ان کی صداقت اور مامور من اللہ ہونے کے ثبوت میں خدا تعالےٰ اپنی تائید و نصرت سے بہت سے نشانات و معجزات اور پیشگوئیاں ان کے ذریعہ پوری فرماتا ہے۔ ایمان لانے والے بشارات اور خوشخبریوں سے حصہ پاتے ہیں۔ مگر مخالفین و منکرین اپنی سخت طبائع کے مطابق ان کے نذیر ہونے کے پہلو سے خدا تعالےٰ کی قہری تجلیات سے حصہ پاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ولو انا اھلکنٰھم بعذابٍ من قبلہٖ لقالوا ربنا لولا ارسلت الینا رسولا فنتبع اٰیٰتک من قبل ان نذل ونخزیٰ (سورۃ طٰہٰ آخر) کہ اگر ہم رسول مبعوث کرکے ان پر حجت تمام کرنے سے پہلے ہی ان کو ہلاک کر دیں۔ تو وہ پکار اٹھیں کہ اے خدا اگر تو ہماری طرف رسول بھیجتا۔ تو ہم عذاب میں مبتلا ہو کر ذلیل و خوار ہونے سے قبل تیرے احکام کی پیروی اختیار کر لیتے مگر یہ سب ان کے تجھنے کی باتیں ہوتی ہیں۔

اللہ تعالےٰ نے اس زمانہ میں اصلاح خلق اور گم گشتگان راہ کو جادۂ مستقیم پر گامزن کرنے کے لئے اپنے مامور و مرسل حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ مگر لوگوں نے سمجھتے اور دیکھتے ہوئے آپ کی مخالفت کی۔ اور سخت سرکشی کا اظہار کیا۔ اس پر خدا تعالےٰ کی قہری تجلی کا ظہور ہوا۔ اور کئی بار بڑے زور آور حملوں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی ظاہر کی۔ چنانچہ موجودہ جنگ کا عالمگیر عذاب بھی نتیجہ ہے اس مرسل و مصلح ربانی کی تکذیب و انکار کا۔ جیسا کہ فرماتا ہے وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا۔ (بنی اسرائیل ع ۱۵) کہ ہم اس وقت تک وسیع اور عالمگیر عذاب نہیں بھیجتے۔ جب تک کوئی رسول مبعوث نہ کر لیں۔ لوگوں کی تکذیب خود عذاب کو دعوت دیتی ہے۔

آج دنیا ہولناک تباہیوں اور بربادیوں کا نشانہ بنی ہوئی ہے۔ اور جن مشکلات و مصائب و آلام میں مبتلا ہے۔ ان عبرتناک واقعات سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قریباً نصف صدی قبل اہل دنیا کو خدائی الہامات سے خبر پاکر بتادیا تھا کہ "اے یورپ تو بھی امن میں نہیں۔ اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کریگا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔"

اور یہ سب کچھ اس لئے ہوگا کہ "وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا۔ اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چپ رہا۔ مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھائیگا جس کے کان سننے کے ہوں سنے کہ وہ وقت دور نہیں۔ میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں پر ضرور تھا۔ کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔" (حقیقۃ الوحی مطبوعہ ۱۹۰۷ء صفحہ ۲۵۶)

نیز حضور نے پہلے ہی بتا دیا تھا۔ کہ "وہ دن نزدیک ہیں بلکہ میں دیکھتا ہوں۔ کہ دروازے پر ہیں۔ کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہونگی۔ کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے یہ اس لئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی۔ اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں" (ایضاً صفحہ ۲۵۶)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قلم سے خدا تعالےٰ نے جس ترتیب سے خدا تعالےٰ نے ملکوں کے نام تحریر کرائے۔ دنیا نے ملاحظہ کیا کہ عین اسی طرح اس جنگ کے دیو نے ان کی طرف اپنے پنجے پھیلائے۔ محولہ بالا عبارت پڑھ لینے کے بعد دنیا کی دو طاقتور حکومتوں کے پایہ تخت برلن اور ٹوکیو جیسے عظیم الشان شہروں کے متعلق حسب ذیل حالات ملاحظہ فرمائیں۔ "انقلاب" لاہور (۱۱ جولائی ۱۹۴۵ء)

"برلن کے شہر کے اکثر حصے اب کھنڈرات بن چکے ہیں" "جنگ سے قبل برلن یورپ کا دوسرا بڑا شہر تھا" کے عنوانات سے رقمطراز ہے:-

"لنڈن ۹ جولائی۔ ایک نامہ نگار نے جس نے آج سے دس سال قبل برلن میں دن گزارے بعد جنگ برلن کے بارے میں اپنے تاثرات کا اظہار ان الفاظ میں کیا ہے۔ میں انٹر ڈین لینڈین میں کھڑا تھا۔ میرے چاروں طرف تباہی و بربادی کا عبرتناک منظر تھا۔ آج سے چھ برس قبل جب میں برلن سے رخصت ہوا تو برلن یورپ کا دوسرا بڑا شہر تھا۔ اب برلن ایک شہر کی حیثیت سے ختم ہو چکا ہے۔ برلن محض ایک نقطہ ہے۔ ڈیلن ڈارف سے ۷ میل پار سے کر وسط شہر تک کئی کوٹھیاں اب بھی قائم ہیں۔ مگر ان میں سے ہر کوٹھی جل چکی ہے۔ ہیلٹر کے ٹیلہ سے میں نے کرفیوسٹنڈم کو دیکھا۔ یہ برلن کا سب سے پُررونق کنارا تھا۔ اس روح پرور گوشہ کے ایک کنارہ پر قیصر ولیم میموریل چرچ تعمیر کیا گیا تھا۔ اب یہ عمارت برباد ہو چکی ہے نائیٹ کیمپ اور آراستہ دوکانیں ختم ہو چکی ہیں۔ ہر طرف تباہی اور بربادی کے مناظر ہیں کرفیو آرڈر سٹنڈم کے رہائشی مکانوں میں کوئی ایک بھی رہائش کے قابل نہیں رہا۔ روڈ پیٹر سٹراس کے رقبہ میں ایڈن ہوٹل تھا۔ یہ فلم سٹاروں اور گانا دانوں کی مخصوص تفریح گاہ کا کام دیتا تھا۔ مگر اب یہ جل کر راکھ ہو چکا ہے۔ یہاں کبھی ہٹلر کو سلامی دی جاتی تھی۔ وہ چبوترہ بھی ختم کر دیا گیا ہے۔ وہاں ایک نیا چبوترہ بنا دیا گیا ہے۔ اس پر چرچل سٹالین اور روزویلٹ کی تصویریں آویزاں ہیں۔" (گلوب)

دوسری خبر ٹوکیو کی بربادی کے متعلق پڑھنے سے قبل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ ذیل اشعار میں ان ہولناک تباہیوں اور بربادیوں کی نسبت پیشگوئی ملاحظہ فرمالیں۔ فرمایا:

وہ تباہی آئیگی شہروں پہ اور دیہات پر
جس کی دنیا میں نہیں ہے مثل کوئی زینہار
ایک دم میں غمکدہ ہو جائینگے عشرتکدہ
شادیاں جو کرتے تھے بیٹھیں گے ہو کر سوگوار
وہ جو تھے اونچے محل اور وہ جو تھے قصر بریں
پست ہو جائینگے جیسے پست ہو اک جائے غار
ایک ہی گردش میں گھر ہو جائینگے مٹی کا ڈھیر
جسقدر جانیں تلف ہونگی نہیں ان کا شمار
اب تو نرمی کے گئے دن اب خدائے خشمگیں
کام وہ دکھلائیگا جیسے ہتھوڑا سے
آگ ہے پر آگ سے وہ سب بچائے جائینگے
جو کہ رکھتے ہیں خدائے ذوالعجائب سے
انبیاء سے بغض بھی اے جاہلو اچھا نہیں
دور تر ہٹ جاؤ اس سے ہے یہ شیروں
گر کرو توبہ تو اب بھی خیر ہے کچھ غم نہیں
تم تو خود بنتے ہو قہر ذوالمنن کے

(درثمین۔ منقول از نوٹ بک حضرت مسیح موعود ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء)

تباہی و بربادی کی نسبت اشعار بالا میں پیشگوئی کو دوبارہ ملاحظہ کر لینے کے بعد مندرجہ خبر پڑھئے جو "پربھات" لاہور (۲۷ مئی ۱۹۴۵ء) کے صفحہ ۳ پر شائع ہوئی ہے۔ عنوان ہے "ٹوکیو میں دوزخ کا منظر۔ شاہی محل مٹی کے ساتھ مل گیا۔"

لنڈن ۲۶ مئی۔ ٹوکیو ریڈیو نے اعلان کیا کہ آج امریکن اڑن قلعوں نے ٹوکیو پر حملہ کیا جس سے شاہی محل اور ایما محل سخت نقصان پہنچا۔ لیکن شاہی خاندان محفوظ ہے۔ ٹوکیو کا شاہی محل عملی طور پر زمین کے ساتھ مل گیا ہے۔ بمباری کے وقت ۷۰ میل کی رفتار سے ہوا چل رہی تھی۔ جس سے آگ آناً فاناً پھیل گئی۔ ٹوکیو اس وقت دوزخ کا منظر پیش کر رہا ہے۔ ایسوسی ایٹڈ پریس آف امریکہ کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ شہر پر چار سو ٹن بم برسائے گئے جن میں سے ۵ ۱/۲ لاکھ آتشگیر تھے۔ ٹوکیو ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ شہر کو عملی طور پر زمین کے ساتھ ملا دیا گیا ہے تمام کاروباری مراکز عملی طور پر تباہ ہو گئے یہ فقط دو مثالیں ایسے عظیم الشان شہروں کی ہیں۔ جو دنیا کی بہت بڑی طاقتور حکومتوں کے دارالحکومت تھے۔ جہاں حفاظت کا ہر قسم کا سامان کیا گیا تھا۔ اور بچاؤ کا ہر ممکن پہلو اختیار کیا گیا تھا۔ جب ایسے محفوظ شہروں کا یہ حشر ہوا۔ تو ان دوسرے شہروں کی تباہی و بربادی کا اندازہ آسانی ہو سکتا ہے جو ایسی حفاظتی تدابیر سے کسی حد تک یا کلی طور پر محروم تھے۔ اور اخبارات میں ایسی سینکڑوں ہزاروں مثالیں مطالعہ میں آ چکی ہیں۔

آخر یہ کیا بات ہے؟ بھائیو غور کرو

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ایسے وقت کا اتنا لمبا عرصہ قبل اطلاع دے دینا کسی انسانی طاقت میں نہ تھا۔ پھر کیا اس سے یہ ممکن تھا کہ عین اسی طرح پورا کرنے کے سامان کرے۔ یہ سب کچھ خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں کی عبرت کے لئے کیا۔ کاش وہ اس سے فائدہ اٹھائیں۔ غفلت اور لاپرواہی بہت بری بلا ہے۔ مصیبت اور ہلاکو دیکھنے اور اپنی حفاظت کے سامانوں سے کام لینے کے قابل نہیں رہنے دیتی۔ اسی بات کے پیش نظر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نکتہ بھی فرمایا۔ ؎

کیوں غضب بھڑکا خدا کا مجھ سے پوچھو غافلو
اس کا موجب ہوگئے ہیں میرے جھٹلانے کے دن

اے خدا کا خوف دل میں رکھنے والے جاگیو ذرا اس الٰہی ہدایت و قانون کو قرآن مجید میں پڑھو۔ عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول (سورہ جن آخر) کہ میں تمہارا الٰہی عالم الغیب ہوں میرے سوا کوئی علم غیب نہیں جانتا۔ ہاں میں علم غیب اپنے رسولوں کو عطا کیا کرتا ہوں۔ پس حضور کی پیشگوئیوں کا پورا ہونا جن میں سے ایک بطور نمونہ اس وقت ذکر کیا گیا ہے۔ ظاہر کرتا ہے۔ کہ حضور خداوند تعالیٰ کی طرف سے سچے برگزیدہ رسول ہیں۔ اور آپ کی سچائی دنیا پر ثابت کرنے کے لئے خداوند تعالیٰ کی تائید و نصرت آپ کے شامل حال ہے۔ آپ اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے نہ ہوتے اور آپ کا یہ کاروبار جھوٹ پر مبنی ہوتا اور انسانی دخل اس میں ہوتا تو کبھی آپ کامیاب نہ ہو سکتے اور اس وقت تک آپ کی پیشگوئیاں ہرگز لفظ بلفظ پوری نہ ہوتیں۔ حضور فرماتے ہیں۔ ؎

یہ اگر انسان کا ہوتا کاروبار اے ناقصاں
ایسے کاذب کے لئے کافی تھا وہ پروردگار
کچھ نہ تھی حاجت تمہاری نے تمہارے مکر کی
خود مجھے نابود کرتا وہ جہاں کا شہریار
پاک و برتر ہے وہ جھوٹوں کا نہیں ہوتا نصیر
ورنہ اٹھ جائے اماں پھر سچے ہوویں شرمسار
ہے کوئی کاذب جہاں میں لاؤ لوگو کچھ نظیر
میرے جیسی جس کی تائیدیں ہوئی ہوں بار بار

پس تازہ نشانات جو تمہارے سامنے پورے ہوئے ہیں۔ ان سے فائدہ اٹھاؤ۔ اور اس مامور من اللہ پر ایمان لاؤ۔ تا امن پاؤ۔ اور خدا تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنو۔

اے عیسائی و یہودی قوم! تم جانتے ہو اور اپنی مقدس کتب میں لکھا پاتے ہو کہ مسیح کی آمد ثانی اس وقت ہوگی جبکہ قوم پر قوم اور بادشاہت بادشاہت پر چڑھ

اللہ تعالیٰ کی صفات غضبیہ اور اسلام

مخالفین اسلام اعتراض کرتے ہیں۔ کہ اسلام میں خدا تعالیٰ کی صفات غضبیہ کو اس رنگ میں پیش کیا گیا ہے۔ کہ اس سے دلوں میں بجائے محبت و اشتیاق کے خوف و ہراس پیدا ہوتا ہے۔ اسی قسم کا اعتراض کو حال میں عیسائی رسالہ اخوت کے ذریعہ پادری برکت اللہ صاحب ایم۔ اے نے دہرایا ہے۔ چنانچہ ماہ مئی ۱۹۴۵ء کی اشاعت میں لکھتے ہیں۔

"ایک اور سبب ہے جس کی وجہ سے ہم یہ خیال کرتے ہیں کہ محبت اور غضب کے جذبے ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے۔ غیر مسیحی مذاہب اور بالخصوص اسلام نے جو قہر الٰہی کا تصور ہمارے سامنے پیش کیا ہے۔ اس کے خیال ہی سے انسان پر دہشت چھا جاتی ہے۔ اور بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ از روئے قرآن خدا ایک قہار ہستی ہے۔ اور انسان مقہور ہے۔ خدا ضرر پہنچانے والا اور گنہگاروں کو فنا کر دینے والا حاکم ہے جس نے جہنم سزا دینے کی غرض سے پیدا کر رکھا ہے۔ قرآن میں سزا کا بیان پڑھنے سے جسم پر رعشہ طاری ہو جاتا ہے۔ ظاہر ہے کہ اس قسم کا غضب خدا کی محبت کے منافی ہے۔"

حیرت ہے۔ کہ عیسائی مذہب جس کی بنیاد ہی سزا اور غضب پر ہے۔ اس کے ماننے والے اسلام جیسے دین فطرت کو اس سے متہم قرار دیتے ہیں۔ عیسائیت کا دارومدار ہی کفارہ اور عدم توبہ پر ہے۔ جس کا بالفاظ دیگر یہ مطلب ہے کہ جس خدا کو عیسائی پیش کرتے ہیں۔ وہ جب تک سزا نہیں دے لیتا نہ توبہ قبول کرتا ہے۔ نہ رحم کرتا ہے اور نہ معافی دیتا ہے۔ جس خدا کو محبت کہتے کہتے ان کی زبان خشک ہو رہی ہے۔ اس کی محبت کا ثبوت یہ پیش کیا جاتا ہے۔ کہ اس نے اپنے اکلوتے اور پیارے بیٹے کو صلیب کی موت مارا۔ جسے بائبل لعنتی موت قرار دیتی ہے۔ اور باوجود اس کی دعاؤں اور التجاؤں کے جن میں اس کا خون پانی ایک ہو گیا اور جانکنی کی سی حالت طاری ہو گئی تھی (متی ۲۶/ ۳۸ و ۳۹) اس کی آہ و زاری پر توجہ نہ دی۔ اور صلیب پر لٹکا ہی دیا۔ پس عیسائیوں کا بظاہر "خدا محبت ہے" کہنا اور اس کے ساتھ کفارہ جیسے پر غضب عقیدہ پر ایمان رکھنا کس طرح درست ہو سکتا ہے؟

قرآن کریم نے جس رنگ میں خدا تعالیٰ اور اس کی صفات کو پیش کیا ہے۔ وہ ایسا دلکش و دلفریب اور فطرت کے عین مطابق ہے۔ کہ اس کو دیکھ کر انسانی روح محبت الٰہی سے سرشار اور اس کی رحمت کے نشہ سے مخمور ہو جاتی ہے۔ لیکن اس کا ذکر کرنے سے پیشتر یہ بتایا جاتا ہے۔ کہ عیسائیوں کی کتاب مقدس میں خدائی غضب اور انتقام کو کس وحشت انگیز طریقہ سے پیش کیا گیا ہے۔ نمونے کے طور پر صرف چند حوالے پیش کئے جاتے ہیں۔

۱۔ آدم کی ایک غلطی پر اسے جو سزا دی گئی وہ یہ ہے۔

"اس نے عورت سے کہا کہ میں تیرے حمل میں درد کو بہت بڑھاؤنگا۔ اور درد سے تو لڑکے جنیگی اور اپنے خصم کی طرف تیرا شوق ہوگا۔ اور وہ تجھ پر حکومت کریگا۔ اور آدم سے کہا اس واسطے کہ تو نے اپنی جورو کی بات سنی اور اس درخت سے کھایا جس کی بابت میں نے تجھے حکم دیا کہ اس سے نہ کھانا۔ زمین تیرے سبب سے لعنتی ہوئی اور تکلیف کے ساتھ تو اپنی عمر بھر اس سے کھائیگا۔ اور وہ تیرے لئے کانٹے اور اونٹ کٹارے اگائیگی۔ اور تو کھیت کی نبات کھائیگا۔ اور تو اپنے منہ کے پسینے کی روٹی کھائیگا" (پیدائش ۳/ ۱۶ تا ۱۸)

۲۔ طوفان نوح لا کر زمین کے سب جانداروں کو ہلاک کر دیا۔ (پیدائش باب ۶ و ۷)

۳۔ "میں خداوند تیرا خدا غیور خدا ہوں اور باپ دادوں کی بدکاریاں ان کی اولاد پر جو مجھ سے عداوت رکھتے ہیں تیسری اور چوتھی پشت تک پہنچاتا ہوں۔" (خروج ۲۰/ ۵)

"اگر تم باوجود ان سب باتوں کے میری فرمانبرداری نہ کروگے تو میں تمہارے گناہوں کے باعث تم پر اپنی سزا کو سات مرتبہ زیادہ کرونگا" (احبار ۲۶/ ۱۸)

"باپ دادوں کے گناہوں کا ان کے لڑکوں سے جو ان کی تیسری چوتھی پشت ہیں۔ بدلہ لیتا ہے۔" (گنتی ۱۴/ ۱۸)

۴۔ ہارون کے دو بیٹوں ندب اور ابیہو کے صرف اتنے سے قصور پر کہ انہوں نے اجنبی آگ خداوند کے حضور گذرانی۔ ان کو یہ سزا ملی کہ آگ خداوند کے حضور سے نکلی اور ان کو کھا گئی اور وہ خداوند کے سامنے مر گئے۔ (احبار ۱۰/ ۲)

۵۔ خداوند کا قہر اسرائیل پر بھڑکا اور اس نے انہیں میدان میں چالیس برس تک آوارہ رکھا جب تک کہ وہ ساری پشت جس نے خداوند کے روبرو گناہ کیا تھا نابود نہ ہوئی۔ (گنتی ۳۲/ ۱۳)

۶۔ خدا فرماتا ہے۔ "کیونکہ میرے غصے سے ایک آگ بھڑکی ہے۔ اور اسفل جہنم تک جلیگی الخ" (پیدائش ۳۲/ ۲۲)

۷۔ "خدا کا قہر تم پر بھڑکیگا۔ اور تم اس اچھی زمین سے جو اس نے تمہیں بخشی ہے۔ جلد ہلاک ہو جاؤ گے" (یشوع ۲۳/ ۱۶)

۸۔ "خداوند اسرائیل کے خدا نے مجھ کو یوں کہا کہ غضب کی مے کا یہ پیالہ میرے ہاتھ سے لے اور ساری گروہوں کو جنکے پاس میں تجھ کو بھیجتا ہوں پلا کہ وہ پئیں اور لڑکھڑائیں اور دیوانے ہوں اس تلوار کے سبب سے جو میں ان کے درمیان چھوڑونگا۔" (یرمیاہ ۲۵/ ۱۵ و ۱۶)

۹۔ "سو تیرے درمیان باپ بیٹوں کو کھائینگے اور بیٹے اپنے باپوں کو کھائینگے اور میں تجھ سے بدلہ لونگا۔" (حزقیل ۵/ ۱۰)

۱۰۔ "خداوند یہوواہ یوں کہتا ہے۔ کہ جس طرح آگ کی لکڑی بن کے اور درختوں کی بہ نسبت ہے کہ جسے میں نے آگ کیلئے ایندھن ٹھہرایا۔ اسی طرح سے میں نے یروشلم کے باشندوں کو ٹھہرایا ہے۔" (حزقیل ۱۵/ ۶)

۱۱۔ "خداوند یہوواہ فرماتا ہے کہ مجھے اپنی حیات کی قسم کہ میں زور آور ہاتھ سے اور بڑھائے ہوئے بازو سے غضب نازل کر کے تم پر سلطنت کرونگا اور میں زور آور ہاتھ سے اور بڑھائے ہوئے بازو سے قہر نازل کر کے تمہیں قوموں سے باہر نکال لاؤنگا۔" (حزقیل ۲۰/ ۳۳-۳۴)

۱۲۔ "اور میں بھی تابی مارونگا (خدا فرماتا ہے) اور اپنا قہر کر کے اپنے جی کو ٹھنڈا کرونگا۔ مجھ خداوند نے یہ فرمایا ہے۔" (حزقیل ۱۶/ ۳۱)

۱۳۔ "میں قہر کی گھرکیوں کے ساتھ ان سے بڑا انتقام لونگا۔ اور جب میں ان سے بدلا لے چکونگا تو وہ جانیں گے کہ خداوند میں ہوں۔" (حزقیل ۲۵/ ۱۷)

علاوہ ازیں دیکھئے خروج ۲۰/ ۵ احبار ۱۰/ ۲ تا ۶ گنتی ۳۲/ ۲۲ یشوع ۱۰/ ۱۱ ایوب ۹/ ۳-۵ و ۱۰/ ۱۷ و ۱۹/ ۱۱ یسعیاہ ۱۳/ ۹

یہ نمونہ کے طور پر حوالجات ہیں۔ ورنہ تورات ساری بنی اسرائیل پر خدا کے غضب سزا اور اس کے شدید انتقام سے بھری ہوئی ہے۔ اسی طرح زبور اور دوسرے صحف میں خدا کی صفات غضبیہ کو بیان کیا گیا ہے۔

محولہ بالا مقامات کو پڑھنے سے معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ عیسائی صاحبان جو اسلام پر اعتراض کرتے ہیں۔ ان کی "کتاب مقدس" جو خدا پیش کرتی ہے۔ اس پر یہی اعتراض وارد ہوتا ہے۔ اور وہ ایسی صفات غضبیہ سے بہت زیادہ متصف نظر آتا ہے۔ اور سزا غضب انتقام بدلہ کے ایسے ایسے نمونے اس نے دکھائے ہیں۔ کہ ان سے دلوں میں دہشت اور بدن پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے۔ پس پادری برکت اللہ صاحب کا یہ لکھنا کہ اسلام اور قرآن میں غضب الٰہی کے ذکر سے انتقام کا عنصر غالب ہوتا ہے۔ اور سزا کا واحد مقصد بدلہ لینا ہوتا ہے۔ بالکل غلط ہے۔ اور یہ اعتراض الٹا ان کے مذہب پر پڑتا ہے جس میں یہاں تک بیان کیا گیا ہے۔ "کہ خدا انتقام اور بدلہ لیکر اپنا جی ٹھنڈا کرتا ہے۔"

نور الحق انور

× آ دیکھی۔ سکال اور دیری پڑیگی۔ اور ہر جگہ بھونچال آوینگے" (متی باب ۲۴ آیت ۷) یہ نظارہ اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے کیوں خدا کا خوف نہیں کرتے۔ آؤ کہ آنے والا آگیا۔ جلد اس آواز دینے والے منادی کی آواز

Digitized By Khilafat Library Rabwah

56

کیا گورو اور نبی کا استاد نہیں ہوتا؟

ایک سکھ دوست نے بیان کیا ہے۔ کہ گورو اور نبی کا استاد نہیں ہوتا۔ اور ہمارے کسی گورو صاحب کا دنیا میں استاد نہیں تھا۔ لیکن سکھ کتب پر نظر ڈالنے سے پتہ چلتا ہے۔ کہ ہمارے سکھ دوست کا خیال درست نہیں۔ سکھوں کے مشہور ودوان بھائی ویر سنگھ صاحب امرتسری تحریر فرماتے ہیں۔ کہ:۔

"اصل میں دنیاوی مورخین خدائی لوگوں کی تاریخ لکھتے وقت گھبراتے ہیں۔ کہ وہ دنیا کے استادوں کے بغیر کس طرح بڑھ سکتے ہیں؟ اور روحانی مورخین گھبراتے ہیں۔ کہ اگر انہوں نے کسی سے علم حاصل کیا۔ تو ان کی روحانی خوبصورتی کم ہو جائے گی۔ لیکن اصل بات یہ ہے۔ کہ خواہ وہ دنیاوی علم کسی سے حاصل کریں۔ خواہ نہ کریں۔ دونوں باتیں ان کی روحانی شان میں کمی وبیشی نہیں کر سکتیں" (گورو نانک جھمکار صلہ مترجم از گورمکھی)

سکھ بھائیوں کے ایک اور مشہور و معروف ودوان پروفیسر تیجا سنگھ صاحب ایم۔ اے۔ لکھتے ہیں:۔

"اکثر لوگوں کی کوشش ہوتی ہے۔ کہ وہ اپنے بڑوں کی بڑائی کا اثر بڑھانے کے لئے ان کو بے پڑھے لکھے ثابت کریں۔ تاکہ لوگ یہ دیکھ کر حیران ہو جائیں۔ کہ اس قدر اعلےٰ تعلیم دینے والا یا اس قدر بلند مرتبہ کا مالک خود کسی سے کچھ نہیں پڑھا۔.......... اسی بنا پر گورو نانک صاحب کے بارہ میں کہا جاتا ہے۔ کہ آپ نے کسی سے تعلیم حاصل نہیں کی۔ یعنی پڑھنا لکھنا نہیں سیکھا۔" (پھلواڑی نومبر ۱۹۳۱ء صلا مترجم از گورمکھی)

پروفیسر صاحب موصوف نے آگے چل کر تحریر فرمایا ہے۔ کہ "سکھ لکھاریوں کا خیال ہے۔ کہ اگر گورو صاحب کا پاندہ سے تعلیم حاصل کرنا تسلیم کیا جائے۔ تو گورو صاحب کی بڑائی میں فرق آجائیگا۔ اس لئے وہ لکھتے ہیں۔ کہ گوپال پنڈت کے پاس پڑھنے کے لئے بٹھائے تو گئے۔ لیکن آپ نے اس سے پڑھا کچھ نہیں۔ ہمیں یہ سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ اگر ہم چھٹے گورو صاحب اور دسویں گورو صاحب کے متعلق تسلیم کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے انسانوں سے دنیاوی تعلیم حاصل کی۔ تو شری گورو نانک صاحب کے متعلق بھی تسلیم کرنے میں کوئی ہتک نہیں ہوتی۔ کہ انہوں نے پاندہ سے حروف لکھنے اور حساب کتاب رکھنا سیکھا۔" (پھلواڑی نومبر ۱۹۳۱ء صث مترجم از گورمکھی)

مندرجہ بالا حوالہ جات سے ظاہر ہے۔ کہ سکھ ودوانوں کے نزدیک گورو صاحبان کا کسی سے علم حاصل کرنا ان کی شان کے خلاف نہیں۔ اب ہم ذیل میں چند ایک حوالہ جات مزید پیش کرتے ہیں۔ جن سے حضرت بابا نانک صاحب اور دوسرے سکھ گورو صاحبان کا انسانوں سے تعلیم حاصل کرنا ثابت ہوتا ہے۔

حضرت بابا نانک صاحب کے متعلق عموماً کہا جاتا ہے۔ کہ آپ نے کسی انسان سے علم حاصل نہیں کیا۔ لیکن سکھ کتب میں حضرت بابا نانک صاحب کا استادوں سے ہندی۔ سنسکرت اور فارسی پڑھنا صاف الفاظ میں بیان کیا گیا ہے بلکہ حضرت بابا نانک صاحب نے تو روحانی علم کا حاصل ہونا بھی اپنے گورو سے ہی بیان کیا ہے۔ چنانچہ پروفیسر تیجا سنگھ صاحب فرماتے ہیں "گورو صاحب نے اپنے گاؤں کے پاندہ سے ہندی حروف اور ٹاکروں میں حساب کتاب سیکھا........ اس سے اٹھکر فارسی والے کے پاس گئے۔ اور اس سے فارسی لکھنی پڑھنی سیکھی۔ اور اسلام مذہب کی کتب کا مطالعہ کیا۔ کچھ دیر کے بعد آپ نے سنسکرت بھی پڑھی۔" (پھلواڑی نومبر ۱۹۳۱ء صلا مترجم از گورمکھی)

پروفیسر گورمکھ نہال سنگھ صاحب نے تحریر فرمایا ہے:۔

"(گورو نانک صاحب نے) چالیس سال دور دراز ملکوں کا سفر کرتے۔ اور لوگوں کی مادری زبان سیکھ کر ان کی ملکی زبان میں اپدیش کرتے خدا کے ملنے کا راستہ بتانے زندگی بسر کی۔"

(امرت نومبر ۱۹۳۶ء)

سکھوں کے مشہور مورخ گیانی گیان سنگھ صاحب نے کننگھم کی تاریخ کے حوالہ سے لکھا ہے:۔

"میر سید حسن۔ جو اس علاقہ میں اولیاء کراماتی۔ صلح کل۔ بیلاگ پیر تسلیم کیا جاتا تھا۔ جھنہ کالو کے گھر کے پاس رہتا تھا۔ وہ بابا صاحب سے ہی حرفی سنکر بہت حیران ہوا۔ اس دن سے وہ بابا صاحب سے بہت محبت سے پیش آنے لگا۔ (رائے بلار بھی اس کا مرید تھا) اس نے اپنا تمام علم دینی و دنیاوی بابا نانک صاحب کو پڑھایا اور بڑے بڑے بھید راہ حق کے بتائے۔"

(تواریخ گورو خالصہ گورمکھی صھ حاشیہ)

حضرت بابا نانک صاحب نے خود بھی اپنے کلام میں اپنے مرشد سے علم حاصل کرنا۔ اور معرفت کا اپدیش ملنا۔ جس کے نتیجہ میں آپ کا خدا سے تعلق قائم ہوا بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ کا ارشاد ہے:۔

گورو وٹھوں واریا جت ملیاں خصم سمالیا
جنی کر اپدیش گیان انجن دیا اینی نترین جگت نہالیا

محلہ ۱ صـ۴۷

یعنی میں اپنے سچے گورو مرشد کامل پر قربان جاتا ہوں کہ جس کے ملنے سے میرا خدا سے تعلق قائم ہوگیا۔ نیز جس نے مجھے اپدیش دے کر میری آنکھوں میں معرفت کا سرمہ لگا دیا۔ اور مجھے اس دنیا میں اپنے رب کا دیدار حاصل ہو گیا۔

حضرت بابا نانک صاحب کا مندرجہ بالا فرمان بالکل واضح ہے۔ اس میں آپنے صاف الفاظ میں اپنے گورو سے علم حاصل کرنا اور اس کے نتیجہ میں خدا سے تعلق قائم ہونا بیان کیا ہے۔ بابا صاحب کے اس واضح فرمان کی موجودگی میں کسی کا یہ کہنا کہ آپ کا استاد کوئی نہ تھا۔ درست نہیں ہو سکتا۔

حضرت بابا نانک صاحب کے علاوہ دوسرے سکھ گورو صاحبان کے متعلق بھی سکھ کتب میں مرقوم ہے کہ انہوں نے انسانوں سے علم حاصل کیا۔ چنانچہ گورو ہر گوبند سنگھ صاحب کا گورمکھی پڑھنا اور گورو گوبند سنگھ صاحب کا قاضی پیر محمد صاحب سے فارسی علم حاصل کرنا بھی مذکور ہے۔ ملاحظہ ہو تواریخ گورو خالصہ گورمکھی مصنفہ گیانی گیان سنگھ صاحب صـ۱۲۸۵ و گور ودیہ پرکاش مصنفہ سنت ندھان سنگھ صاحب عالم صـ۱۰ و اتہاس ۲۲ نمبر گورو خالصہ ہندی مصنفہ سادھو گوبند سنگھ صاحب صـ۳۲ و سنکھیپ جیون چرتر گورو گوبند سنگھ صـ۱۳)

عباد اللہ گیانی۔ قادیان

ترقی کی راہ میں پتھر

گذشتہ ہفتہ مجھے ایک غیر مبائع دوست سے بات چیت کرنے کا موقعہ ملا۔ جماعت احمدیہ اور غیر مبایعین میں سے کونسی جماعت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مسلک پر گامزن ہے۔ میں نے ان کے سامنے خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ کہ وہ انبیاء اور ان کی جماعتوں کی ہمیشہ مدد کیا کرتا ہے پیش کرکے دریافت کیا۔ کہ بتائیں۔ کس جماعت کی کوششیں کامیاب ہو رہی ہیں۔ اور کن کو اللہ تعالیٰ کامیابیاں عطا فرماتا ہے۔ اس ضمن میں ان کی توجہ ان کی پارٹی کے معزز اور مستند ارکان کے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی بیعت کرکے جماعت احمدیہ میں شامل ہونے کی طرف مبذول کرائی۔ اور اس وقت میری زبان سے خان بہادر میاں محمدؐ صادق صاحب اور سید امجد علی شاہ صاحب کے نام بطور مثال نکل گئے۔ اس پر غیر مبائع دوست نے کہا۔ شاید آپ کو یہ معلوم نہیں۔ کہ دونوں صاحب جب سے جماعت غیر مبایعین سے الگ ہوئے ہیں۔ اسی دن سے غیر مبایعین کی ترقی شروع ہوگئی ہے۔ چنانچہ گذشتہ سالانہ جلسہ اہل پیغام کے موقعہ پر جو رونق اور اجتماع ہوا۔ وہ جب تک خان بہادر میاں محمدؐ صادق صاحب اور سید امجد علی شاہ صاحب شامل رہے ہیں کبھی نصیب نہ ہوا۔ گویا یہ دونوں وجود غیر مبایعین کی ترقی کی راہ میں پتھر تھے۔ ہم دعا کرتے ہیں۔ کہ ایسے ایسے اور پتھروں کو بھی خدا تعالیٰ ان کے رستے سے ہٹا دے۔ اس کے بعد سٹیشن آجانے پر وہ دوست گاڑی سے اتر گئے۔ اور سلسلہ کلام بند ہوگیا۔ (مرزا) عطاء اللہ لاہور

تعلیم یافتہ احباب توجہ کریں — تبلیغ کا ایک موقعہ

نظارت دعوت وتبلیغ ان احباب سے جو انگریزی اور اردو میں اپنا مافی الضمیر نہایت عمدگی سے ادا کر سکتے ہوں۔ درخواست کرتی ہے۔ کہ وہ اپنے نام اس تحریری تبلیغ کے لئے پیش کریں۔ ان احباب کو مختلف مذاہب کے احباب کے نام بھجوائے جائیں گے۔ تا وہ انہیں بذریعہ خط وکتابت تبلیغ کر سکیں۔ مبارک ہیں وہ جو اپنی تھوڑی سی فراغت کو اور علم خداداد کو اسکی راہ میں خرچ کرکے اسکی رضا حاصل کر سکیں۔

(نظارت دعوۃ وتبلیغ)

وائسرائے ہند کی طرف سے شملہ کانفرنس کی ناکامی کا اعلان

شملہ ۱۴ رجولائی - لیڈروں کی کانفرنس آج آخری مرتبہ صبح ۱۱ بجے منعقد ہوئی - اور ہز ایکسیلنسی لارڈ ویول وائسرائے ہند نے سرکاری طور پر اعلان کر دیا - کہ کانفرنس ناکام ہو گئی ہے - وائسرائے کا سرکاری بیان درج ذیل ہے :-

" ۲۹ رجون کو کانفرنس کے التواء کے بعد اب تک جو کچھ ہوا - میں آپ کے سامنے اس کی پوری تفصیل پیش کرنا چاہتا ہوں جیسا کہ آپ حضرات کو علم ہے - میرا اصل مقصد یہ تھا - کہ کانفرنس اس امر کا فیصلہ کرے - کہ کس کس پارٹی کے کتنے کتنے نمائندے ہوں - اور کل تعداد کتنی ہو - اور یہ کہ اس کے بعد پارٹیاں اپنے اپنے ارکان کے ناموں کی فہرستیں میرے پاس بھیج دیں - اور پھر اگر ضرورت محسوس ہو تو میں ان فہرستوں میں اپنی طرف سے ناموں کا اضافہ کروں - اور اس کے بعد نئی ایگزیکٹو کونسل کا ایک کاغذی خاکہ تیار کروں - جو ملک معظم کی حکومت کے لئے میرے لئے اور کانفرنس کے لئے قابل قبول ہو - میرا ارادہ یہ تھا - کہ اپنے چنے ہوئے ناموں کے متعلق لیڈروں سے بحث و تمحیص کروں - اور آخر کار انہیں کانفرنس کے سامنے پیش کر دوں -

بدقسمتی سے کانفرنس اس امر کے متعلق کوئی فیصلہ نہ کر سکی - کہ نئی ایگزیکٹو کونسل میں کس کس پارٹی کے کتنے کتنے نمائندے لئے جائیں - اور کل تعداد کتنی ہو - کانفرنس کی رضامندی سے گتھی سلجھانے کا کام میں نے اپنے ذمہ لیا - اور کہا - کہ میں اس مشکل کا حل ڈھونڈوں گا - میں نے پارٹیوں سے درخواست کی - کہ وہ مجھے ناموں کی فہرستیں دے دیں - میں ایسا حل پیش کروں گا - جو سارے لیڈروں اور کانفرنس کے لئے قابل قبول ہو -

یوروپین گروپ نے ناموں کی کوئی فہرست پیش نہ کرنے کا فیصلہ کیا - یوروپین گروپ اور مسلم لیگ کے سوا باقی ان تمام پارٹیوں نے ناموں کی فہرستیں مجھے دیدیں - جنہیں کانفرنس میں نمائندگی دی گئی تھی - تاہم میرا پختہ ارادہ تھا - کہ جب تک کانفرنس کی کامیابی کے لئے میں ہر ممکن کوشش کر سکوں - کانفرنس کو ناکام نہ ہونے دوں - اس مقصد کے لئے میں نے عارضی حکومت کے لئے نام چنے - ان میں مسلم لیگ کے نام بھی تھے - اور میرے پاس یہ یقین کر لینے کی کافی وجوہ موجود ہیں - کہ اگر یہ نام منظور کر لئے جاتے - تو برطانوی حکومت انہیں ضرور منظور کر لیتی - میرا خیال ہے - کہ میری منتخب فہرست کے مطابق ایگزیکٹو کونسل میں بہترین اور قابل آدمی آ جاتے - اور کونسل کا وزن بھی ٹھیک رہتا - بہرحال میرے لئے یہ ناممکن تھا کہ کسی ایک پارٹی کے سارے مطالبے پورے کروں - جب میں نے مسٹر جناح کے سامنے اپنا نظریہ پیش کیا - تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ میرا حل مسلم لیگ کے لئے کسی طرح بھی قابل قبول نہیں - اور وہ اپنی بات پر ایسے اڑے کہ میں نے محسوس کیا کہ اب مزید بات چیت جاری رکھنا فضول ہے - ان حالات میں میں نے مسٹر جناح کو اپنے چنے ہوئے سارے نام نہ بتلائے - اور نہ دوسرے لیڈروں کو وہ نام دکھانے میں کوئی فائدہ سمجھا -

یہ اسباب تھے جن کے باعث کانفرنس ناکام ہو گئی - کانفرنس کی ناکامی پر خود مجھ سے زیادہ اور کسی کو افسوس نہ ہو گا - میں واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ کانفرنس کی ذمہ داری مجھ پر ہے - اگر کانفرنس کامیاب ہو جاتی - تو کامیابی کا سہرا میرے ہی سر رہتا - میں کسی پارٹی کو ناکامی کا الزام نہیں دے سکتا -

میں پارٹی لیڈروں سے درخواست کرتا ہوں کہ میرے اس بیان کو درست سمجھیں اور اس امر پر شدت سے کاربند ہوں کہ ایک دوسرے کے خلاف ناراضگی کا جذبہ نہ پھیلنے پائے - یہ امر انتہائی ضروری ہے کہ پارٹیوں کے درمیان صلح صفائی رہے اور فرقہ وارانہ جذبات بگڑنے نہ پائیں - اب ہمیں یہ سوچنا ہے کہ آگے چل کر ہمیں کیا کرنا چاہیئے -

میں آپ کو یاد دلا دوں کہ جو کچھ بھی ہو میں نے اپنی نشری تقریر میں تین اہم کاموں کا ذکر کیا تھا - انہیں سے پہلے دو کام موجودہ حکومت ہند کو پورے کرنے ہیں

پہلا یہ ہے کہ جاپان کے خلاف پوری شد و مد سے جنگ جاری رکھی جائے - دوسرے یہ کہ امن اور انتظام قائم رکھا جائے اور جنگ کے بعد ترقی کے لئے تیاریاں کی جائیں - میرا فرض ہے کہ میں دھیان رکھوں کہ یہ دونوں کام زور و شور سے جاری رہیں - میں ان میں کسی قسم کی رکاوٹ نہیں کرنے دوں گا -

میں تجویز کرتا ہوں کہ کانفرنس کی ناکامی کے بعد ہندوستان کو زیادہ سے زیادہ مدد دینے کے متعلق غور و فکر کے لئے مجھے وقت چاہیئے جاپان کے خلاف جنگ جاری رکھنا اور امن و انتظام کی بحالی از حد ضروری ہیں - میں اب جو کچھ کر رہا ہوں - اس سے زیادہ صاف راستہ مجھے دکھائی نہ دیا - تو میرے لئے مشکل بلکہ غالباً ناممکن ہو گا - کہ کسی نئی تجویز کے متعلق کوئی قدم اٹھاؤں -

میرا فرض ہے کہ اپنی گورنمنٹ کو مضبوط رکھوں اس لئے اس قسم کے صلاح مشورے لگاتار یا بار بار جاری رکھنے میرے لئے مشکل ہوں گے - حکومت برطانیہ مستقبل قریب میں جو فیصلے کرے گی - وہ بہرحال بہتر ہوں گے -

میں اب تمام حضرات کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے میری مدد کی - آپ نے جس صبر اور معقولیت سے کام لیا ہے - اس کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں اس ناکامی پر کسی کو مایوس نہیں ہونا چاہیئے - آخرکار ہم اپنی ساری مشکلات پر قابو پا لیں گے - اس میں شک نہیں کہ ہندوستان کا مستقبل شاندار ہے -

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کانفرنس کی ناکامی پر مولانا آزاد صدر کانگرس کا بیان

شملہ ۱۴ رجولائی - مولانا آزاد نے پریس کانفرنس میں ویول سکیم کی ناکامی کے متعلق تقریر کرتے ہوئے کہا شملہ کانفرنس ختم ہو گئی ہے - اور دنیا کی رائے عامہ اس بات کا اندازہ لگا سکتی ہے کہ اسے ناکام بنانے کی ذمہ داری کس کے کندھوں پر ہے - جہاں تک کانگریس کا تعلق ہے - ہم نے پے در پے اس بات کو صاف کر دیا ہے کہ کانگریس ملک کے نظم و نسق کی ذمہ داریاں سنبھالنے کو تیار ہے - برطانی حکومت ہندوستان کے سیاسی ڈیڈلاک کو حل کرنے کے لئے سنجیدگی سے کوشش کرنا چاہتی تھی - تو اسے راستے میں حائل ہونیوالی فرقہ وارانہ مشکلات کا احساس ہونا چاہئیے تھا لیکن ان کے حل کی تیاری کرنے کے بجائے نئی تحریک شروع کر دی برطانی حکومت کو یہ نہیں کرنا چاہیئے تھا کہ وہ ہندوستان کی سیاسی ترقی کو روک دینے کے لئے ویٹو کے اختیارات کسی ایک پارٹی کے سپرد کر دیتی - برطانوی حکومت کا پروگرام یہ ہونا چاہیئے تھا - کہ جو لوگ آگے بڑھنا چاہتے ہیں - انہیں بڑھنے دیا جائے - اور جو باہر رہنا چاہتے ہیں - بے شک باہر رہیں - مولانا آزاد نے مزید کہا کہ گھبرانے یا مایوس ہونے کی کوئی وجہ نہیں - مجھے یقین ہے کہ بالآخر سمجھوتہ ہو کر رہے گا - کہ میں ابھی پُرامید ہوں - یاد رکھنا چاہیئے کہ ہمیں یہ پتہ نہیں تھا کہ لارڈ ویول پیشکش کریں گے اس لئے ہماری امیدیں اس کی پیدا کردہ نہیں تھیں -

بیان کو جاری رکھتے ہوئے مولانا آزاد نے وہ وجوہ بتائیں - جن کے پیش نظر کانگرس نے لیڈرز کانفرنس میں شمولیت منظور کی - آپ نے کہا کہ ۱۶ رجون کو اچانک ہمیں رہا کر دیا گیا - اور ویول سکیم ہمارے سامنے رکھدی گئی - مجھے اور میرے ساتھیوں کو اس بارے میں فوراً فیصلہ کرنا تھا - ہم نے کانفرنس میں شمولیت کا فیصلہ کر لیا - ہم دیکھ رہے تھے - کہ بین الاقوامی طور پر جو تبدیلیاں ہوئی ہیں - ان کا اثر ہندوستان پر بھی پڑا ہے - چند سال کے اندر دنیا نے صدیوں کی منزلیں طے کر لی تھیں - ہمارے ارد گرد ایک نئی دنیا عالم وجود میں آ رہی تھی نئے حالات کے دباؤ کی وجہ سے ایشیائی اقوام اور ہندوستان کی آزادی کا سوال بھی بہت اہمیت اختیار کر چکا ہے ہم جانتے ہیں کہ قطع نظر اس بات کے کہ برطانیہ کے ارادے کیا ہیں - ہم منزل مقصود تک پہنچ چکے ہیں اس قدر نزدیک کہ اگلی منزل ہمارے مقصود ہی کا ہے یہ جانتے ہوئے بھی کہ ویول پیشکش کے ذریعہ ہندوستان کے طرز حکومت میں کی جانے والی تبدیلیاں عارضی ہیں - ہم نے مستقبل کی راہ کو ہموار کرنے کے لئے عارضی انتظامات میں ذمہ داری قبول کرنے پر آمادگی ظاہر کی -

کانگرس بنیادی طور پر قومی آرگنائیزیشن ہے اور انتظامات خواہ عارضی ہی کیوں نہ ہوں - وہ کسی ایسی سکیم میں پارٹی بننے کو تیار نہیں ہو سکتی - جو قومیت کی نشوونما میں رکاوٹ بن سکے یا جو بلا واسطہ یا بالواسطہ کانگرس کو فرقہ وارانہ جماعت میں بدل دے مولانا آزاد نے بیان کو جاری رکھتے ہوئے بتایا کہ میں نے کئی نکات کی وضاحت کے لئے وائسرائے سے کہا اور میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ وائسرائے کی طرف سے جو جوابات موصول ہوئے تھے وہ اطمینان بخش تھے -

اعلیٰ جاتی کے ہندوؤں اور مسلمانوں کی مساوی نمائندگی کے سوال کے متعلق مولانا نے بتایا کہ میں نے لارڈ ویول کے ساتھ بات چیت میں اس بات پر زور دیا - کہ نئی گورنمنٹ کو آل انڈیا فرقہ وارانہ لائنوں پر نہیں بلکہ پولیٹیکل لائنوں پر نمائندگی ملنی چاہیئے - بہرحال چونکہ ویول سکیم کا یہ اصول طے شدہ تھا - اس لئے ہم نے اسے زیادہ اہمیت نہ دی - کانگرس اس بات کو کوئی اہمیت نہیں دیتی کہ ایگزیکٹو کونسل میں ہندو زیادہ ہیں یا مسلمان - میں نے یہ تمام سوالات

Digitized By Khilafat Library Rabwah

شملہ کانفرنس میں بھی دکھائے۔ اور مجھے یہ کہنے میں کوئی باک نہیں کہ لارڈ ویول کے جوابات اطمینان بخش تھے۔

مولانا آزاد نے مزید کہا۔ صورت حالات کے دو بنیادی نکات نمایاں طور پر ظاہر ہیں۔ اول یہ کہ مسلم لیگ کا طرز عمل کانفرنس کی ناکامی کی وجہ بنا ہے۔ اور دوسرے یہ کہ لارڈ ویول کو اب یہ فیصلہ کرنا ہے۔ کہ وہ مسلم لیگ کے عدم تعاون کی صورت میں اپنی سکیم کو عملی شکل دینے کو تیار ہیں یا نہیں۔ وائسرائے نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ فی الحال انہیں سکیم کو عملی شکل دینے کے سلسلہ میں مزید کارروائی نہیں کرنی چاہیئے۔ اس بارے میں میں نے کانفرنس میں بھی کہا تھا۔ اور اب پھر کہتا ہوں کہ برطانوی حکومت کو ہندوستان کے فرقہ وارانہ مسئلہ کے متعلق اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے ہماری پوزیشن اور نظریہ ہے کہ جب تک تیسری پارٹی موجود ہے یہ مشکلات کا وجود رہیگی اور مسٹر جناح شطرنج کی چالیں چلتے رہیں گے۔ برطانوی گورنمنٹ کو اس بارہ میں مناسب اور جائز مگر مضبوط رویہ اختیار کرنا پڑے گا اس کے سوائے اور کوئی رستہ نہیں ہے۔ جو لوگ آگے بڑھنے کو تیار ہیں۔ انہیں آگے بڑھنے دینا چاہیئے۔ اور جو علیحدہ رہنا چاہتے ہیں۔ انہیں باہر رہنے دیا جائے۔ عزم رائے بغیر ڈیڈ لاک دور کرنے کی ہر کوشش ناکام رہیگی نیز دروں اور نیچے بروں کی پالیسی ہندوستان کو آگے نہیں بڑھنے دیگی۔ کوئی بھی قدم اٹھانے سے پہلے یہ جاننا چاہیئے اور جب ایکبار فیصلہ کر لیا جائے تو بغیر ہچکچاہٹ اس پر عمل کیا جائے قدم اٹھا کر پیچھے ہٹانا کمزوری کی نشانی ہے موجودہ فرقہ وارانہ مسئلہ کوئی نئی چیز نہیں

مولانا آزاد نے کہا کہ مجھے اس بات کا افسوس نہیں کہ کانگریس کانفرنس میں کیوں شامل ہوئی۔ فی الحال میں ساری باتیں ظاہر نہیں کر سکتا۔ اور جب تک ساری باتیں سامنے نہ آئیں۔ پبلک ان حالات کا صحیح اندازہ نہیں کر سکتی۔

مولانا سے پوچھا گیا کہ کیا انہیں معلوم نہیں تھا۔ کہ ویول سکیم کو عملی شکل دینے کی یہ بنیادی شرط تھی۔ کہ بڑی بڑی پارٹیوں میں سمجھوتہ ہو جائے۔ ان حالات میں کانفرنس کی ناکامی کے لئے گورنمنٹ کس طرح ذمہ دار ہو سکتی ہے۔ مولانا نے کہا یہ درست ہے کہ ہمیں اس مشکل کا پتہ تھا۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ کسی ایک گروپ کو ملک کی ترقی روکے رکھنے کے اختیارات دے دیئے جائیں۔ مکمل اتفاق رائے تو کبھی نہیں ہو سکتا دیکھنا تو یہ ہے کہ کس پارٹی کا طرز عمل غلط ہے۔ ایک اور سوال کے جواب میں کہا۔ مسلم لیگ تمام مسلمانوں کی واحد نمائندگی کا دعویٰ کس طرح کر سکتی ہے۔ مسلم اکثریت کے صوبوں میں بنگال کو ایک طرف چھوڑ کر کس صوبہ میں مسلم لیگ کی وزارت ہے۔ صوبہ سرحد میں کانگرسی وزارت ہے۔ پنجاب میں یونینسٹ۔ سندھ اور آسام کی وزارتیں کانگرس کی حمایت سے زندہ ہیں۔ ان حالات میں یہ دعویٰ احمقانہ ہے کہ سارا مسلم بلاک مسلم لیگ کے ساتھ ہے۔ اور وہ مسلمانوں کی واحد نمائندہ ہے۔

شملہ کانفرنس کی ناکامی کے متعلق صدر مسلم لیگ مسٹر جناح کا بیان

شملہ ۱۴ جولائی۔ مسٹر محمد علی جناح نے پریس کانفرنس میں کہا۔ ہم نے ویول پلان کو آخری معائنہ اور تجزیے میں دام فریب پایا یہ ایک اتحاد تھا۔ گاندھی ہندو کانگرس (جو ہندوؤں کی قومی خود مختاری اور اکھنڈ ہندوستان کی حامی ہے) اور ہندوستان کی جغرافی وحدت کے نئے علمبردار لارڈ ویول گلینسی اور خضر کا جو پنجاب کے مسلمانوں میں تفرقہ اور انتشار پیدا کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ ہم پر رضامند ہونے کے لئے ڈورے ڈالے گئے۔ اگر ہم لارڈ ویول کی تجویز کے مطابق رضامند ہو جاتے تو گویا اپنے موت کے وارنٹ پر خود دستخط کرتے۔

مجوزہ اگزیکٹو میں ہماری تعداد کھٹ کر ۱/۳ رہ جاتی۔ سکھ۔ عیسائی۔ پسماندہ اقوام اور دوسری اقلیتوں کا بھی وہی مقصد ہے جو کانگرس کا ہے انہیں اقلیتوں کی حیثیت سے کچھ شکایات بھی ہیں لیکن ان کا نصب العین اکھنڈ ہندوستان کے سوا اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ ثقافتی طور پر ہندو سوسائٹی سے ان کا بہت قریبی تعلق ہے میں اس امر کے خلاف نہیں ہوں۔ کہ تمام اقلیتوں سے انصاف کیا جائے۔ اور ان کے مفاد پورے طور پر محفوظ کر دیئے جائیں۔ لیکن عملاً ان کے ووٹ ہمارے خلاف ہوں گے۔ اور وائسرائے کے اختیارات ویٹو کے سوائے کوئی تحفظ نہیں ہے۔ ویٹو کے متعلق آئین پسندوں کے سوا یہ امر سب کو معلوم ہے کہ اس کو انتظامی اور آئینی امور میں پالیسی اور اصول کے متعلق اکثریت کے فیصلوں کے خلاف آسانی سے استعمال نہیں کیا جا سکتا۔

آخر میں اونٹ کی کمر توڑ دینے والا تنکا آیا۔ یعنی ہم سے کہا گیا۔ کہ مسلم لیگ تمام مسلمان ممبروں کو نامزد کرنے کا حق نہیں رکھتی۔ یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ فرقہ وار نمائندگی کے اصول کی بنا پر مسلم لیگ کو پانچ نشستیں دی گئی تھیں۔ اور یہی ویول پلان کا اصل الاصول تھا۔ مسلم نشستوں کے دو مدعی تھے۔ کانگرس جو دو نشستیں طلب کرتی تھی۔ اور گلینسی خضر جو پنجاب کی طرف سے ایک نشست کے طالب تھے۔ یہ دونوں مطالبات مسلم لیگ کی بنیادی حیثیت اور ہستی پر اثر انداز تھے۔ لیکن آخر میں جب لارڈ ویول نے اس امر پر اصرار کیا۔ کہ پنجاب کے مسلمانوں کے نمائندہ کی حیثیت سے ہم ملک خضر حیات خاں کے ایک نامزد کو منظور کر لیں۔ تو ہم نے گفت و شنید کا سلسلہ منقطع کر دیا۔

حکومت برطانیہ کو ہم نے بار بار یہ حقیقت واضح کر دی تھی۔ کہ عارضی حکومت کی تشکیل میں ہم صرف اس شرط سے حصہ لے سکتے ہیں۔ کہ برطانیہ مسلمانوں کو حق خود ارادیت کی ضمانت دے اور اس امر کا اعلان کر دے۔ کہ جنگ کے بعد جہاں تک ممکن ہوگا۔ جلد سے جلد مسلم لیگ کی قرارداد لاہور میں بیان کردہ اصول کے مطابق پاکستان قائم کر دے گی۔ ہماری دوسری شرط یہ تھی۔ کہ مسلمانان ہند اقلیت نہیں بلکہ ایک قوم ہیں اور جنگ کی ضروریات اور مقتضیات کے پیش نظر اگزیکٹو میں مساوی نمائندگی کی بنا پر شریک ہو سکتے ہیں۔ ویول پلان نے ان دونوں شرطوں کو کالعدم کر دیا۔ مجھے معلوم ہے کہ لارڈ ویول نے اپنی نشری تقریر میں یقین دلایا تھا۔ کہ یہ تجاویز ہندوستان کے آئندہ آئین پر برا اثر نہیں ڈالیں گی۔ اس کے باوجود پلان میں جو شرطیں پیش کی گئیں وہ اعلان مذکور کے خلاف تھیں۔ اگر ہم اسے منظور کر لیتے تو پاکستان غیر معین مدت کے لئے کھٹائی میں پڑ جاتا۔ کانگرس کو ویول پلان کی رو سے اس کا مقصود ہندوؤں کی قومی خود مختاری حاصل ہو جاتا۔

مسٹر جناح نے خاتمہ تقریر پر کہا کہ کوئی اندھا ہی مسلم لیگ کے واحد نمائندہ ہونے سے انکار کر سکتا ہے اگر ہم ان تجاویز کو قبول کر لیتے تو یہ قوم سے غداری کے مترادف ہوتا اور مسلم لیگ ختم ہو جاتی ان حالات میں ہم نے ویول پلان کو منظور کرنے سے انکار کر دیا۔

T.B. CURE
ٹی بی کیور
سل دق پرانی کھانسی۔ بخار۔ لاغری اور عام جسمانی کمزوری پر سالہا سال کا آزمودہ صدری نسخہ ہے۔ فی پونڈ ۔/15 علاوہ محصولڈاک
حمیدیہ فارمیسی قادیان

ہومیوپیتھک دوائیاں!
ہمارے پاس ہر قسم کی
بائیوکیمک اور ہومیوپیتھک
دوائیاں مل سکتی ہیں۔ امریکہ سے تازہ مال ابھی آیا ہے۔ پرائس لسٹ مفت
ڈاکٹر مہندرو اینڈ کمپنی
ہومیوپیتھک کیمسٹس
۱۷ ریلوے روڈ ۔ لاہور

تریاق کبیر
کھانسی۔ نزلہ۔ دردسر۔ بچھو اور سانپ کے کاٹے کے لئے ذرا سا لگا دیجیئے۔ ہر گھر میں اس دوا کا ہونا ضروری ہے۔ قیمت بڑی شیشی تین روپے۔ درمیانی شیشی عہ۔ چھوٹی شیشی گیارہ آنہ
ملنے کا پتہ
دواخانہ خدمت خلق قادیان

زرعی اور سکنی اراضی قابل فروخت
(۱) ریاست بہاولپور چک ۶۵ ع (ریلوے سٹیشن سمہ کے نزدیک) نہایت ہی زرخیز اور زیر کاشت مربعہ جات
(۲) نزد احمدیہ مسجد گنج لاہور نہایت باموقعہ رہائشی مکانات کے لئے ٹکڑہ جات
خواہشمند احباب مجھ سے فیصلہ کر لیں۔
ضیاء الحق خان اسٹیبلشمنٹ ۳ نمبر ۱۲ میکلوڈ روڈ ——— لاہور

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

شملہ ۱۵ جولائی۔ آج صبح سکھوں کے لیڈر ماسٹر تارا سنگھ صاحب نے شملہ کانفرنس کے متعلق اپنی رائے بیان کی۔ پریس کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ مسلم لیگ اس بات پر جمی رہی۔ کہ نئی ایگزیکٹو کونسل میں مسلمان نمائندے نامزد کرنے کا حق صرف لیگ کو حاصل ہے اور کانگرس اس بات پر اڑی رہی۔ کہ وہ تمام اقوام کے متعلق اپنا حق چھوڑنے کے لئے تیار نہیں۔ اور اس نے اس بات پر زور دیا۔ ایک مسلمان ممبر نامزد کرنے کا اسے حق ہے۔ گویا صرف ایک سیٹ کی وجہ سے کانفرنس ناکام ہو گئی۔ میں نے کہا تھا۔ کہ دوسروں کو درمیان میں ڈال کر یہ جھگڑا طے کر لیا جائے۔ میرا اب بھی یہی خیال ہے۔ ماسٹر صاحب نے کہا۔ میں پوچھتا ہوں۔ ایسے وقت میں جبکہ برطانیہ ہندوستان کو اختیارات دینے کے لئے تیار ہے۔ اتنی معمولی سی بات کو کیوں روک بننے دیا جائے۔ اسی تقریر میں ماسٹر تارا سنگھ صاحب نے کہا۔ کہ اگر کانگرس نے پاکستان مان لیا۔ تو سکھ اسکی شدید مخالفت کرینگے۔ البتہ اگر سکھوں کی علیحدہ حکومت تسلیم کر لی جائے۔ تو وہ پاکستان کی مخالفت نہ کرینگے۔

لنڈن ۱۵ جولائی۔ بورنیو میں آسٹریلین دستوں نے ایک ہوائی اڈہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور بورنیو کی دوسری طرف آسٹریلین فوجوں نے ایک شہر چھین لیا ہے۔

کانڈی ۱۵ جولائی۔ برما میں ستیانگ دریا کے موڑ پر اتحادی فوجیں دشمن کا کھوج لگا رہی ہیں۔

ماسکو ۱۵ جولائی۔ ریڈیو پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ چین کے وزیر اعظم چنگنگ واپس روانہ ہو گئے ہیں۔ وہ مارشل سٹالن سے ملنے آئے تھے۔ کہا گیا ہے۔ کہ دونوں میں نہایت دوستانہ گفتگو ہوئی۔ اور عام معاملات میں وہ متفق الرائے تھے۔

لنڈن ۱۵ جولائی۔ صدر ٹرومین برلن کے لئے روانہ ہو چکے ہیں۔ مسٹر چرچل آج روانہ ہو جائینگے۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ کل قیصر کے محل میں ٹرومین چرچل۔ سٹالن کانفرنس منعقد ہوگی۔

لنڈن ۱۵ جولائی۔ عراق کے ریجنٹ امیر عبدالالہ آج کل لندن میں ہیں۔ انہوں نے کہا۔ ۱۹۴۱ء میں عراق کی بغاوت کے لیڈر رشید عالی جونہی عراقی حکام کے ہاتھ آ گئے۔ انہیں کسی مزید کارروائی کے بغیر تختہ دار پر لٹکا دیا جائیگا۔ رشید عالی کی قسمت کا خاتمہ ہو چکا ہے۔ اس کے لئے ملک سے غیر حاضری میں ہی موت کی سزا نافذ ہو چکی ہے۔

قاہرہ ۱۵ جولائی۔ غیر ملکی اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ روس بھی نہر سویز کی انتظامی کمیٹی میں نمائندگی کا مطالبہ کریگا۔

استنبول ۱۵ جولائی۔ بلغاری اور روسی مزدوروں کے دستے بلغاریہ کی ترکی اور یونان والی سرحد کے ساتھ ساتھ زبردست قلعے بنا رہے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ بلغاروی ہوائی اڈوں کو وسیع کیا جا رہا ہے۔ فوجی مبصروں کا خیال ہے۔ کہ ان ہوائی اڈوں کے طیاروں سے ترکی فضاؤں پر قبضہ کیا جا سکتا ہے۔

لاہور ۱۵ جولائی۔ دیہات اور شہروں میں مکھیاں کروڑوں کی تعداد میں پائی جاتی ہیں۔ یہ انسانوں اور حیوانوں میں متعدد قسم کی بیماریاں۔ مثلاً تپ محرقہ۔ اسہال۔ ہیضہ اور پیچش وغیرہ پھیلاتی ہیں۔ اس خطرہ کی روک تھام کے سلسلہ میں حکومت پنجاب نے صوبہ بھر میں ڈسٹرکٹ اور میونسپل میڈیکل افسروں کے نام ہدایات جاری کی ہیں۔ کہ وہ ۱۵ جولائی ۱۹۴۵ء سے "مکھیوں کا ہفتہ" منائیں۔

شملہ ۱۵ جولائی۔ مسٹر راج گوپال اچاریہ نے ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندہ کے ساتھ ایک انٹرویو کے دوران میں کہا۔ کہ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ لیڈرز کانفرنس منعقد کرنے کے لئے لارڈ ویول نے جو تجویز پیش کی تھی۔ اس کے متعلق ہمیں غلط فہمی ہوئی۔ اگر یہ سارا معاملہ مسٹر جناح کو رضا مند کرنے کا ہی تھا۔ اور ناکام ہونے پر ہم نے چلا جانا تھا۔ تو ہم لارڈ ویول کو بتا دیتے۔ کہ لیڈرز کانفرنس منعقد کرنا تضیع اوقات و ہمت ہے۔

لنڈن ۱۵ جولائی۔ ایک سرکاری اعلان میں لکھا ہے۔ کہ ۳ ستمبر ۱۹۳۹ء سے ۳۱ مئی ۱۹۴۵ء تک برطانوی سلطنت کے تمام ممالک کے کل ۱۳ لاکھ ۲۷ ہزار ۶ سو ۴۳ اشخاص ہلاک و زخمی ہوئے۔ ان میں سے ۵۳۲۲۳ ہلاک اور لاپتہ ہوئے۔ گذشتہ جنگ عظیم میں برطانوی سلطنت کے کل ۴۳ لاکھ ۹۰ ہزار ۹ سو سات اشخاص ہلاک و زخمی ہوئے تھے۔ ان میں ہلاک شدگان کی تعداد دس لاکھ ۸۹ ہزار ۹ سو ۱۹ تھی۔ موجودہ جنگ میں ہندوستان کا اتلاف جان حسب ذیل ہے:۔ ہلاک:۔ ۲۳۲۹۵ لاپتہ:۔ ۴۹۱۲۲ زخمی ۴۶۲۰۶۔ جنگی قیدی۔ ۷۹۶۹۲۔ برطانوی سلطنت کے دوسرے ممالک کا علیحدہ علیحدہ اتلاف جان حسب ذیل ہے:۔ برطانیہ ۷۵۰۳۳۸۔ کینیڈا ۱۰۱۰۰۸۔ آسٹریلیا ۹۴۲۱۱۔ نیوزی لینڈ ۳۴۷۸۳۔ جنوبی افریقہ ۳۶۷۶۵۔ نوآبادیات:۔ ۲۶۳۷۶۔

دہلی ۱۵ جولائی۔ ٹاس نیوز ایجنسی نے جو روس کی طرف سے دہلی میں قائم کی گئی ہے۔ بتایا ہے۔ کہ سوویٹ روس کی کئی جمہوریتوں میں ۱۱ مائن کے ترجمے ہو گئے ہیں۔

لنڈن ۱۵ جولائی۔ "مصر چھوڑ دو" یہ ہے وہ درخواست جو مصر بہت جلد برطانیہ سے کرنیوالا ہے۔ یہ خبر دیتے ہوئے اخبار "ڈیلی میل" کا نامہ نگار قاہرہ سے لکھتا ہے۔ کہ حکومت مصر برطانیہ سے کہنے والی ہے۔ کہ برطانی فوجیں مصر سے ہٹالی جائیں۔

برلن ۱۵ جولائی۔ فیلڈ مارشل منٹگمری نے روسی جرنیل مارشل زوکوف اور مارشل کانسٹن کو برطانی فوجی اعزازات پہنائے۔ ان کے چیف آف سٹاف جنرل سکوو سکی اور جنرل لکھنا لن کو بھی نائٹ آف دی برٹش ایمپائر کے اعزازات دیئے۔ یہ تقریب برینڈ برگ گیٹ کے پاس ہوئی۔

واشنگٹن ۱۵ جولائی۔ کل سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کے فارن آفس کے ایک سرکردہ افسر نے شملہ کانفرنس کے متعلق کہا۔ کہ ہندوستانیوں کو برطانیہ کی یہ پیشکش منظور کر لینی چاہیئے تھی۔ اس سے دنیا کی نظروں میں ان کا وقار بڑھ جاتا۔ اور ظاہر ہو جاتا۔ کہ وہ ایک بڑی قوم بننے کے قابل ہیں۔ اب کانفرنس کے ناکام ہو جانے پر ہندوستان نے دنیا میں اپنے دوستوں کی ہمدردی کھو دی ہے۔

واشنگٹن ۱۵ جولائی۔ امریکن حلقوں سے معلوم ہوا ہے۔ کہ یورپ میں عظمائے ثلاثہ کی جو کانفرنس ہو رہی ہے۔ اس میں اس تجویز پر غور کیا جائیگا۔ کہ جرمنی پر پچاس سال تک اتحادیوں کی حکومت قائم کی جائے۔

واشنگٹن ۱۵ جولائی۔ امریکہ کے محکمہ جنگ نے کل ایک اعلان میں بتایا ہے۔ کہ جب سے جنگ شروع ہوئی ہے۔ امریکہ کی فوجوں اور نیوی کا کل ۱۰۴۹۱۰۴۰ اسپاہیوں کا نقصان ہوا ہے ان میں ہلاک شدگان۔ زخمی اور گمشدہ

این۔ ڈبلیو۔ آر سروس کمیشن لاہور

این۔ ڈبلیو۔ آر فرسٹ کلاس اکاؤنٹس کلرکوں کے تقرر کے متعلق امیدواروں کی طرف سے ۳۰ جون ۱۹۴۵ء تک درخواستیں موصول کرنے کے متعلق جو اشتہار دیا گیا تھا۔ اس کے سلسلہ میں اعلان کیا جاتا ہے کہ درخواستیں وصول کرنے کی تاریخ ۳۱ جولائی ۱۹۴۵ء تک بڑھا دی گئی ہے۔ امیدواروں کی آگاہی کے لئے یہ دوبارہ مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ آٹھ عارضی آسامیاں ہیں۔ جن میں سے پانچ مسلمانوں کے لئے مخصوص ہیں۔ اور ایک سکھوں۔ پارسیوں اور ہندوستانی عیسائیوں کے لئے اس کے علاوہ سولہ (۱۶) موزون امیدواروں کے نام (دس مسلمان۔ دو سکھ۔ پارسی اور ہندوستانی عیسائی۔ ایک اچھوت اور تین غیر مخصوص) فہرست انتظاریہ پر رکھے جائینگے۔

تنخواہ:۔ مبلغ ایک سو روپیہ ماہوار مقرر ہے۔ گرانی کا الاؤنس اور دوسرے الاؤنس جو بموجب قواعد مل سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہوں گے۔ نیز رعایتی نرخوں پر راشن خریدنے کا حق ہوگا۔

قابلیت:۔ امیدوار بی۔ اے آنرز۔ ایم۔ اے یا ایم۔ ایس۔ سی ہونے چاہئیں

عمر:۔ ۱۷ اور تیس سال کے درمیان ہونی چاہیئے۔ اور سابق فوجیوں کے لئے چالیس سال تک۔

مکمل تفاصیل کے لئے اپنے ایڈریس کے لفافہ کے ساتھ جس پر ٹکٹ چسپاں ہو سکرٹری کو لکھیئے۔